عقیقے اور صدقے کا جانور کتنی عمر کا ہونا چاہیے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12835

تاریخ اجراء: 29 شوال المکرم 1444 ھ / 20 مئی 2023 ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ صدقہ اور عقیقہ کے جانور مثلاً بکری، بکرا یا دنبہ کی عمر کتنی ہونی چاہیے؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

عقیقے کے جانور کی وہی شرائط ہیں جو قربانی کے جانور کی شرائط ہیں یعنی بکرا، بکری ایک سال سے، گائے دو سال سے اور اونٹ پانچ سال سے کم عمر کا نہ ہو۔ ہاں! چھ مہینے کا دنبہ یا مینڈھا بھی قربان ہو سکتا ہے جبکہ اتنا موٹا تازہ ہو کہ اسے سال کے دنبوں میں ملا دیں تو دور سے فرق نہ کیا جائے، یونہی اس جانور کا ہر ایسے عیب سے پاک ہونا بھی ضروری ہے کہ جو قربانی ہونے سے مانع ہو۔

البتہ جان و مال کی حفاظت، پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات کے لیے عموماً نفلی صدقے کے طور پر کسی بھی عمر کا جانور قربان کیا جا سکتا ہے، شرعاً اس کی کوئی عمر مقرر نہیں، البتہ عمدہ سے عمدہ جانور راہِ خدا میں قربان کرنا شرعاً محبوب و پسندیدہ عمل ہے۔

سننِ ترمذی، ابو داؤد، ابنِ ماجہ و دیگر کتبِ احادیث میں مذکور ہے: "والنظم للاول" قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الغلام شاتان وعن الأنثی واحدۃ ولا یضر کم ذکرانا کن أم إناثا" ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عقیقے میں لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے، البتہ جانور کا نر یا مادہ ہونا تمہیں نقصان نہ دے گا۔" (سنن الترمذی، ابواب الاضاحی، باب الاذان فی اذن المولود، حدیث 1516، ج 04، ص 98، مطبعۃ مصطفی البابی الحلبی)

عقیقہ اسی جانور کا ہو سکتا ہے جس جانور کی قربانی جائز ہے۔ جیسا کہ امام ترمذی علیہ الرحمہ سننِ ترمذی میں نقل فرماتے ہیں: "قالوا: لا يجزئ في العقيقة من الشاة إلا ما يجزئ في الأضحية" یعنی فقہائے کرام نے فرمایا کہ عقیقہ میں وہی بکری ذبح کی جاسکتی ہے کہ جس کی قربانی جائز ہو۔ (سنن الترمذي، ابواب الاضاحی، باب من العقيقة، ج04، ص101، مطبعة مصطفى البابى الحلبى)

مرآۃ المناجیح میں ہے: "عقیقہ کے احکام قربانی کی طرح ہیں کہ عقیقہ کی بکری ایک سال سے کم نہ ہو، گائے دو سال سے اور اونٹ پانچ سال سے، نیز بکری صرف ایک کی طرف سے ہو سکتی ہے، گائے اونٹ میں سات عقیقہ ہو سکتے ہیں اس طرح کہ لڑکے کے دو حصے لڑکی کے لیے گائے وغیرہ کا ایک حصہ۔" (مرآۃ المناجیح، ج06، ص03، نعیمی کتب خانہ)

عقیقے کے احکام بیان کرتے ہوئے علامہ شامی علیہ الرحمہ عقود الدریہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "إذا أراد أن يعق عن الولد، فإنه يذبح عن الغلام شاتين وعن الجارية شاة؛ لأنه إنما شرع للسرور بالمولود وهو بالغلام أكثر ولو ذبح عن الغلام شاة وعن الجارية شاة جاز" یعنی جب کوئی شخص بچے کا عقیقہ کرنا چاہے تو وہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کرے کیونکہ عقیقہ بچہ پیدا ہونے کی خوشی میں مشروع ہے جبکہ لڑکے کی پیدائش میں خوشی بھی زیادہ ہوتی ہے، البتہ اگر وہ شخص لڑکے کی طرف سے ایک بکری اور لڑکی کی طرف سے بھی ایک ہی بکری قربان کر دے تو یہ بھی جائز ہے۔ (العقود الدرية فی تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، العقيقة، ج02، ص212، دار المعرفة)

فتاویٰ شامی میں ہے: "وهي شاة تصلح للأضحية تذبح للذكر والأنثى۔" یعنی بچہ اور بچی کا عقیقہ ایسی بکری سے ہو سکتا ہے جس کی قربانی جائز ہو۔ (رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الاضحية، ج09، ص554، مطبوعه کوئٹه)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ "کیا حکم ہے شرع مطہرہ کا دربارہ عقیقہ کے: (ا) جانور ذبح کئے جائیں ان کی عمر کیا ہونا چاہئے، اور اگر کسی عضو میں نقصان رکھتے ہوں وہ کام میں آسکتے ہیں یا نہیں؟" آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: "(ا) ان امور میں احکام عقیقہ مثل قربانی ہیں، اعضا سلامت ہوں، بکرا بکری ایک سال سے کم کی جائز نہیں، بھیڑ، مینڈھا چھ مہینہ کا بھی ہو سکتا ہے جبکہ اتنا تازہ وفربہ ہو کہ سال بھر والوں میں ملا دیں تو دور سے متمیز نہ ہو۔" (فتاویٰ رضویہ، ج20، ص584، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے: "عقیقہ کا جانور انھیں شرائط کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا قربانی کے لیے ہوتا ہے۔" (بہارِ شریعت، ج03، ص357، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net